رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

قیمت سالانہ ۳ر

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہو ۱۵ جون ۱۹۱۷ء | نمبر ۲۴

گلدستہ خبرات

اس وقت ۲ سو انگریزی تجارتی جہاز فرانس کے زیر استعمال ہیں

تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ گیا میں ایک ہندو کے گھر سر شام ڈاکہ پڑا۔ پانچ ہزار کا نقصان ہوا کلکتہ کے اردگرد بہت سی ڈاکہ کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔

ایک شخص نے اپنے ننھے سے بچے کو مشتبہ نژاد سمجھ کر دیوار سے پٹک کر مار ڈالا۔

مولوی ظفر علیخاں کو کتے نے کاٹ کھایا وہ اب کسولی میں زیر علاج ہیں۔

فنلنڈ واقعہ روس میں جرمن جاسوسوں کی وجہ سے اکثر سخت سٹرائک ہو رہی ہیں

پریزیڈنٹ ولسن ٹائپ نویس اور مختصر نویسی میں ماہر ہیں۔ وہ اپنی تقریریں اور یادداشتیں مختصر نویسی میں خود تیار کرتے ہیں۔

خطابات سالگرہ میں نائٹ ہڈ کا خطاب مسٹر واچا کو ملا ہے۔

ہندوستان کے دو معزز لیڈروں مسٹر چوبال اور مرزا عباس علی بیگ کو ملا ہے۔

مدراس کے ایک ہندوستانی مسیحی دیوان بہادر۔ ایل ڈی سوامی کنو پلائے کو آئی ایس او کا خطاب عطا ہوا ہے۔

دوسرے ہندوستانی مسیحی مدراس کے ریونیو سکریٹریٹ کے مسٹر ڈیناپار راؤ بہادر بن گئے ہیں۔

پادری ہے ایچ مکلین کو مشنری تعلیمی خدمات کے صلہ میں قیصر ہند کا تمغہ ملا ہے

مدراس کے بشپ صاحب کی میم صاحبہ مسز آئی۔ وائٹ ہیڈ کو سر فیل سروس کے صلہ میں قیصر ہند کا تمغہ ملا ہے۔

شکاگو اور سینٹ لوئیس واقعہ امریکہ کی انجمنوں نے عورتوں کو رائے دینے کا حق تسلیم کر لیا ہے۔

امریکہ کے ۳۸۶ پیشوں میں مستورات مردوں کے برابر کا حصہ لیتی ہیں۔

امریکہ کی رپورٹ مردم شماری ۱۹۱۰ء سے واضح ہے کہ وہاں ۱۳۲۸۷ مستورات نے ایم ڈی کی ڈگری حاصل کی۔

امریکہ کے ہائی سکولوں کی پرنسپل اکثر عورتیں ہی ہیں بعض جگہ کالج کی پریذیڈنٹ بھی

امریکہ میں ۱۳۵۲۱ مستورات ایڈیٹر یا رپورٹر کا کام کرتی ہیں۔

بلغاریہ میں بلغاری افواج کے اندر پھوٹ پڑ گئی ہے کیونکہ جرمنوں نے بلغاری گورنمنٹ پر بالکل قبضہ کر لیا ہے۔

مولانا حسرت موہانی آجکل جیل میں ہیں۔

تار برقیات

روس میں آسٹروی وفد۔

لندن ۹ جون پیٹروگراڈ۔ ٹائمز کا کارسپانڈنٹ مظہر ہے کہ آسٹروی فوج کا ایک ڈیپوٹیشن یہاں پہونچ گیا ہے جس میں دو جرنیل دو کرنیل ۲۰ دیگر افسر اور ۵ سپاہی شامل تھے۔ اور ان کے پاس محاذ سے راہداری کے پروانے بھی تھے تاکہ وہ روسی گورنمنٹ کو یا اُس کے مقابل میں مزدوروں اور جنگی سپاہیوں کے ایلچیوں کی کونسل کے روبرو صلح کی شرائط پیش کریں۔

پیٹروگراڈ کا ایک اور تار دومی ہے کہ آسٹروی ڈیپوٹیشن گنسنیف میں پہونچا جہاں وہ گرفتار کر لیا گیا۔ اور حکم دیا گیا۔ اس کو پیٹروگراڈ میں پہونچا دیا اس کے بعد کا ایک تار لندن سے موصول ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ رومانی محاذ پر جو روسی صدر مقامات ہیں وہاں پر اس گرفتاری کا اعلان کر دیا گیا ہے جس میں شہزادے اور سٹاف کے افسر مشتمل ہیں۔ اور گرفتاری کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ یہ وفد صرف روسی سپاہیوں اور سرداروں کو بغاوت کی ترغیب دینے کے لئے بھیجا گیا ہو

روس کا اعلان اتحادیوں کو۔

لندن ۹ جون۔ پیٹروگراڈ۔ بلجیمی وزیر اور فرانسیسی سفارت کے ایک نمائندہ کی تقریروں کے بعد روس کے اقتصادی۔ حرفتی اور مالی امور کے نمائندوں کی ایک کانفرنس نے اتحادیوں کے پاس ایک اعلان بھیجنے کا بالاتفاق فیصلہ کیا ہے۔ جس میں یہ واضح الفاظ میں ظاہر کر دیا جائیگا کہ جلد از جلد صلح کی ہر ممکنات کو بے ملار کر دیا جائیگا۔ اور اتحادیوں کی آئندہ فیصلہ کن فتح پر پورا بھروسہ ظاہر کیا گیا ہے

لندن ۹ جون۔ پیٹروگراڈ۔ تمام اہل حرفت اور سپاہیوں کے ایلچیوں کی کونسلوں کی ایک آل رشین کانگرس کے قائم ہونے کا انتظام پیٹروگراڈ میں ہو رہا ہے۔ پندرہ سو ایلچیوں کی آمد کی توقع کیجاتی ہے۔ صرف وہی ڈیلیگیٹس فیصلہ کن ووٹ دینے کے مستحق ہونگے جو ۲۵ ہزار سے کم ممبروں کے نمائندہ نہ ہونگے۔ گورنمنٹ کے تمام ممبروں کو بھی حاضر ہونیکی دعوت دی گئی ہے۔

ہسپانیہ میں شورش

لندن ۸ جون۔ میڈرڈ گورنمنٹ اور فوج کے درمیان تفرقات کی وجہ سے ہسپانیہ میں ایک شورش برپا ہو گئی ہے۔ یہ شورش ظاہر کرتی ہے کہ جرنیل میرینا نے کیبنیٹ کو ایک خط بھیجا تھا جس میں اُس نے یہ درخواست کی تھی کہ وہ انفنٹری ڈیفنس کونسل کی سفارشوں کو بلا کسی قسم کی ترمیم و تنسیخ کے فوراً منظور کرلے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ یہ سفارشیں ناقابل برداشت ہیں۔ ۔ ۔ زبانیوں سے تصدیق پا چکی ہیں اور فوج تجویز پیش کرتی ہے کہ ان مدبروں کو جو جابرانہ حکومت اور لاپرواہی کے درمیان ڈانواں ڈول حالت میں ہیں خارج کرکے نظم حکومت کو ایک دم صاف کردیں۔ دوسرے محکمے بھی فوجی محکمہ کی پیروی کرتے ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ سینور ڈاٹو ایک کیبنیٹ تیار کریگا۔

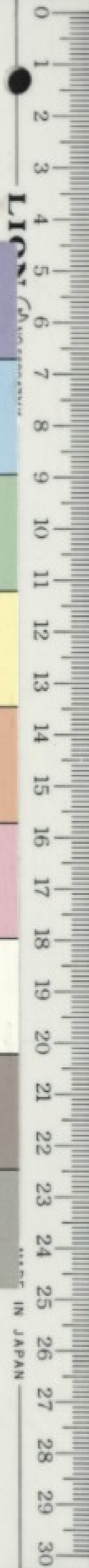
مغربی محاذ

لندن ۹ جون۔ صدر مقامات سے رائٹر کا کارسپانڈنٹ راوی ہے کہ ویمی اور مسینیس نے اور اس کے شمال میدان میں نقشہ بالکل بدل دیا ہے۔ یہ اطمینان اور معقولیت سے کہا جاتا ہے کہ یہ دونا قابل مفتوح مورچے اب ہمیشہ کے لئے ہمارے ہاتھوں ہیں ہیں۔ نو لاکھ جرمن آرمی کو جو جرنیل سکسٹ وان آرنم کے تحت تھی بھاری شکست دی گئی۔ موسم کی رزائی کی مشہور و معروف رپورٹ کا دینے والا کہتا ہے کہ جس حال کہ میں نو رتن کا پس کو سراہتا ہوں تو اس سے ظاہر ہے کہ وہ برٹش طریق جنگ اور شجاعت کی بھی دانائی کے ساتھ تعریف کرتا اور گرانقدر مظہر آتا ہے۔

یہاں کی حیرت افزا بات یہ ہو کہ فیصلہ کن نتیجہ بہت جلد نکل آیا۔ اور جنگ اوسط درجہ سے قدرے زیادہ پیمانہ پر تھی سپاہی خود کہتے ہیں کہ قبل اسکے کہ ہم آگے بڑھتے جنگ ختم ہو چکی تھی اور ہم بازوں ہی نے فتح کر لی۔ ہماری کمپنیاں اپنے معیار پر بہ آسانی پہنچ گئیں تھیں اور ان کا ایک بھی ہلاک نہ ہوا۔ جرمن نقصان بڑا بھاری تھا جرمنوں نے بار بار جمع ہو کر بالمقابل حملات کرنے کی کوششیں کیں مگر ہمارے توپخانوں نے اُنکی ایک بھی پیش نہ چلنے دی

ضرورت

زنڈیسی ایم۔ ایس نوٹر بائڈل انگلو ورنیکلر سکول کیلئے دو مسیحی استادوں کی ضرورت ہے جو میٹرک پاس سے کم نہوں۔ ریاضی اور اردو میں قابل ہوں کام میں تجربہ رکھتے ہوں تنخواہ مبلغ ۲۵ یا اس سے زیادہ حسب لیاقت دیجائیگی مکان رہائش بھی دیا جائیگا مدرسہ ۳ جولائی کو کھلیگا درخواستیں مع تفصیل حالات اور عمر وغیرہ پاس پادری ایف ڈبلیو ہنٹن صاحب چیچ مشن سکندرہ آگرہ آنی چاہئیں۔



ایڈیٹوریل نوٹس

دنیا میں نیکی و بدی کی آمیزش

جب سے تاریخ وجود میں آئی۔ بلکہ جب سے نظم کا ظہور دنیا میں ہوا تب سے اس امر کی شکایت کیجاتی ہے کہ دنیا شرارت میں پھنسی ہوئی ہے۔ دنیا کی قدیم ترین منظومات یعنی مقدس مذہب اپنے آغاز ہی سے اس امر کے نالاں ہیں مگر باوجود اس کے یہ سب یکزبان ہو کر بتاتے ہیں کہ دنیا کی ابتدا اچھی ہے یعنی ایک سنہری زمانہ تھا۔ زندگی فردوس میں بسر ہوتی تھی۔ بلکہ اس سے بھی بڑھکر انسان آسمانیوں کی صحبت میں خوش تھا مگر بتایا جاتا ہے کہ خوشی کی یہ حالت مثل خواب کے بہت جلد جاتی رہی۔ اور تب دنیا خرابی میں مبتلا ہو گئی۔ یعنی اخلاقی خرابی میں پڑ گئی جو طبعی خرابی کے ساتھ ہمیشہ وابستہ ہے۔ اور دن بدن ابتر ہی ہوتی چلی جا رہی ہے۔ حتی کہ ہم اب آخری زمانہ میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ گویا دنیا کا آخری دن ہے اور اس کی ہلاکت روز روزہ پر ہے۔ یا ہندوؤں کے عقیدہ کے مطابق وشنو کا زمانہ گذر گیا وہ اپنے اس عہدہ سے جو اس کو بر بنائے دنیا پر حکمرانی اور اس کی نگرانی کرنے کا ملا تھا۔ سبکدوش ہو گیا ہے۔ اور اب شیو کا زمانہ ہے جو دنیا کا ہلاک کنندہ ہے۔

دوسری جانب اس کے مقابل میں فیلسوفوں کے درمیان یہ رائے عام ہے کہ دنیا اصل میں اس کے بالکل مخالف سمت کو برابر بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ یعنی بدترین سے بہترینی جا رہی ہے۔ مگر چہ ہمیں اس کا احساس نہیں ہوتا۔ یا یہ الفاظ دیگر ذات انسانی کے اندر ایسی ترقی کرنے کی قابلیت موجود ہے۔ لیکن اگر اس رائے کے مطابق ترقی اور تنزل سے مراد اخلاقی بھلائی اور برائی ہے۔ تو ظاہر ہے کہ اس رائے کی بنا تاریخ اور تجربہ پر نہیں ہے۔ کیونکہ ہر زمانہ کی تاریخ اس رائے کی بڑے زور کے ساتھ تردید کرتی ہے۔ اس رائے اس کے ہمیشہ خیال یہی ہے۔ کہ اگر یہ تسلیم کر لینا ضروری امر ہے کہ انسان طبیعت سے جسمانی طور پر تندرست ہے۔ جیسا کہ وہ عموماً پیدا ہوا کرتا ہے تو اس امر کے تسلیم کر لینے میں بھی کوئی وجہ مانع نہیں ہو سکتی کہ وہ روح میں بھی اپنی ذات سے ویسے طور پر تندرست اور صحیح و سالم ہے۔ اور آدمی خود اپنی اس اندرونی اخلاقی قابلیت کے ذریعہ سے ترقی کر سکتا ہے۔

لیکن اگرچہ یہ کہنا درست متصور ہو کہ از روئے تجربہ ان دونوں رایوں کے اندر غلطی پائی جاتی ہے۔ تو بھی سوال یہ باقی رہ جاتا ہے۔ کہ آیا ان دونوں رایوں کا اعتدال بھی ممکن ہے؟ یا دوسرے الفاظ میں یہ کہ آیا انسان ایسی نوع ہے جو نہ تو بھلی ہے نہ بری یا بہر صورت وہ کچھ تو بھلا ہے اور کچھ برا؟ ہم کسی شخص کو برا اس لئے نہیں کہتے کہ وہ ایسے عمل کرتا ہے جو برے ہیں (یعنی قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے) بلکہ اس لئے کہ یہ اعمال ایسے ہیں کہ ہم ان سے نتیجہ نکال لیں کہ اس شخص کے اندر برے اصول یا قاعدے موجود ہیں۔ اب اگرچہ ہم تجربہ سے یہ مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ عملوں سے قوانین کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ اور ہماری ضمیر میں بھی اس امر کی قایل ہیں تو بھی ہم خود ان اصولوں اور قاعدوں کا مشاہدہ نہیں کر سکتے اور نہ ہی ان کا احساس اپنے اندر پاتے ہیں پس نتیجہ یہ ہے کہ ہمارا فیصلہ کہ ایسے کام کرنے والے آدمی برا ہے یقیناً تجربہ پر مبنی نہیں ہے۔ پس اگر ہم کسی شخص کو برا کہیں تو اس کو اس کے کسی برے عملوں کے سبب یا کسی واحد دیدہ دانستہ برے عمل کے سبب سے یہ طریق استدلال لمی یعنی علت سے معلول دریافت کرنے کے طریق پر یہ امر نظر کہ ان برے عملوں کی بنیاد برے قاعدے پر ہے بتا کہنا ممکن ہوگا۔ اور اس اندرونی قاعدے سے اس عام ماخذ تک پہنچ جاتے ہیں۔ جو تمام خاص اخلاقاً برے قاعدوں کے عامل کے اندر ہوتا ہے۔ اور پھر یہ منبع یا ماخذ اپنے آپ میں ایک قاعدہ بنجاتا ہے۔

مسیحیوں میں ذات پات مسیحیوں میں محمد سوشیل

کمزوریاں پائی جاتی ہیں اور جہان کے قومی نشو و نما کی ایک سد راہ ہے۔ ان میں سے ایک ذات پات کا امتیاز ہے۔ ہندوؤں میں ذات پات کا امتیاز مذہب کی بنیاد پر ہے۔ اور ہندو مذہب کا ایک جزو اعظم متصور ہوتا ہے۔ لیکن مسیحیوں میں یہ صرف سوشیل ہے۔ اور وہ بھی صرف ایک حد تک جو عہدے اہمیت رکھتی ہے۔ بے شک ہندوؤں کی طرح مسیحیوں میں چھوت چھات کا خیال پایا نہیں جاتا اور نہ ہی کھانے پینے میں کچھ اس قسم کا پرہیز یا نفرت ظاہر کیا یا سمجھا جاتا ہے۔ لیکن جب بیاہ کا سوال آ پڑتا ہے۔ تو یہ کمزوری اپنا اثر ظاہر

کرتی ہے۔ اگرچہ پنجاب میں مسیحیوں کے درمیان سے یہ کمزوری قدرے دور ہوتی جارہی ہے تو بھی ابھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ اس عیب سے مبرا ہیں۔ اگرچہ ایمان میں اس سے چنداں حرج نہیں ہوتا۔ اگرچہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ جو اشخاص شادی بیاہ کے معاملہ میں اونچ نیچ ذات کا امتیاز جائز رکھتا ہے وہ مسیح کی کلیسیا سے خارج ہے یا وہ ایمان سے خالی ہے۔ یا وہ نجات یافتہ نہیں کیونکہ نجات تو خداوند یسوع مسیح پر ایمان لانے اور اس کی خالص محبت سے فرمانبرداری کرنے پر منحصر ہے۔ جو ایسے اشخاص میں عموماً پائی جاتی ہے تو بھی یہ ذات پات کا امتیاز ہندوستانی مسیحی قوم کی ایک سوشیل کمزوری ہے جس کو دور کرنا لازمی ہے کیونکہ اس کمزوری سے سوسائٹی کی پختہ چاردیواری میں بڑا بھاری رخنہ پڑ جاتا ہے۔ بیشک اس رخنہ کا بند کردینا ایک دو چار کا کام نہیں ہے اور نہ ہی ان کا کام ہے جو کلیسیا میں چھوٹے کہلاتے ہیں۔ مگر یہ ان کا کام ہے جو کلیسیا میں بڑے کہلاتے ہیں۔ اور سوسائٹی کے ذمہ دار ہیں۔ مشنری صاحبان نہیں۔ ہمارے معزز اور اہل مقتدر اور بارسوخ ہندوستانی مسیحی بھائی اور خادمان دین اور کلیسیاؤں کے پاسٹر صاحبان۔ اس کے علاوہ ایک اور موقعہ ہے جس میں یہ امتیاز رونما ہوتا ہے یعنی عشاء ربانی کے وقت۔ یہ بھی افسوسناک اور جگر پاش عمل ہے جو ایسے موقعہ پر ظاہر ہوتا ہے اندیوجوال کیس یا شخصی بیاہ کے عمل کی تہ میں یہ امر مستتر ہے اگرچہ بہانا علیٰ ہے۔ مگر پھر بھی بے بنیاد اور بیہودہ ہے ہم ہندوستانیوں کا فرض ہے کہ اس سوشیل کمزوری کو اپنی سوسائٹی میں سے دور کرنے کی جان سے کوشش کریں۔

تاکہ ہماری سوسائٹی زیادہ روشن اور مضبوط ہو جائے اور سوشیل حالت کے ساتھ ہماری اور حالتیں بھی بہتر سے بہتر ہو جائیں۔

نورافشاں پر ڈاکٹر ویری صاحب کی رائے اور مشورہ

جناب پادری ڈاکٹر اے ایم ویری صاحب جو اخبار نورافشاں کے منیجنگ اور سرکاری ذمہ دار ایڈیٹر ہیں منصوری پہاڑ پر سے اخبار نورافشاں کی بابت ذیل کی قیمتی رائے تحریر فرماتے ہیں "میں تمہارے نورافشاں کے کام سے بہت ہی خوش ہوں"۔ آپ کے انگریزی الفاظ یہ ہیں۔

I am very well pleased with your work on the Nur Afshan.

اور اس سے آگے تحریر فرماتے ہیں۔ "کہ ہم نورافشاں کو ہندوستانی پرسبٹیرین چرچ کا آرگن بنانا چاہتے ہیں۔ اس سے ہم وہ سب سے عمدہ کام کرنے کے قابل ہو جائیں گے جو ہم ہندوستان کے لئے کرسکتے ہیں"۔ ناظرین! آپ بخوبی جان رکھیں کہ یہ ہندوستانی مسیحیوں ہی کا پرچہ ہے۔ اور آپ ہی لوگوں کی خدمت اور آپ لوگوں کی امداد سے خداوند کے جلال ہی کو ظاہر کرنا ہمارا فرض اور عندیہ ہے۔ آپ لوگوں سے پوری توقع ہے کہ آپ لوگ ہمارے مدعا کو پورا کرنے میں کوئی کسر باقی نہ رکھینگے۔ کیونکہ "ہماری کلیسیا ہی دراصل ہندوستانی کلیسیا ہے اور ہم حتی الوسع اس کو عظیم الشان بنانا چاہتے ہیں"۔ ہمیں اپنے ہندوستانی مسیحی بھائیوں سے عموماً اور بڑے بڑے اہل قلم سے بڑی امید ہے کہ وہ ہمارے مدعا کو مدنظر رکھا کرینگے۔ گزشتہ پرچہ میں ہمارے مہربان بھائی عبدالحق صاحب نے جو ایک عالم فاضل اور نیک الطبع اور معاملہ فہم آدمی ہیں خاص خاص صاحبان کا شکریہ ادا کیا تھا۔ اور بعض علمائے مسیحیہ سے نورافشاں کے لئے استعانت طلب فرمائی تھی۔ امید ہے کہ ان صاحبان نے اسکا نوٹس لیا ہوگا۔ ہم بھی ان صاحبان سے دست بستہ ملتمس ہیں کہ خداوند کے جلال کیخاطر اپنی توجہ مبذول فرما کر قومی مشورے دینے اور اخلاقی اور روحانی خوراک عطا فرمانے سے قوم کے شکریہ کا خراج جمع کرینگے۔

قطالعمارہ کے کسدیوں کا مذہب

قطالعمارہ میں [illegible]

کہا جاتا ہے کہ یہودی اور کسدی تاجروں اور دوکانداروں کی کثرت ہے۔ اور وہ اپنے اپنے مذاہب کے مطابق اپنا عمل رکھتے ہیں۔ یہاں کے کسدی باشندے یوحنا اصطباغی کے پیرو ہیں چاند اور ستاروں کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں ان کے پاس قدیم کسدی زبان میں ایک قسم کی نماز ہے جس کو وہ خود بھی نہیں سمجھ سکتے۔ وہ سال کو ۳۰۔ ۳۰ دن کے بارہ مہینوں میں تقسیم کرتے ہیں۔ یعنی ان کا سال ۳۶۰ دنوں کا ہے باقی کے پانچ دن وہ جشنوں اور دیگر ریت رسوم کے شادیانوں میں صرف کیا کرتے ہیں۔

پربھو کا دوتیہ آگمن

یعنی خداوند کی دوسری آمد [illegible]

بھارتی جی جو ہم کسی اور جگہ چھاپتے ہیں۔ بڑا ہی پیارا اور منوہر دیا کھیان ہے جس سے ہمارا موکش داتا سری ناصری ناتھ کے دوتیہ آگمن کا

نشچے سردسار دھارن ورودھ اور پرتیت ہو جاتا ہے یہ لکھیہ پربھو کے پیچھے بہت سے بھرا ہوا ہے۔ ہم کو اسکے پڑھنے سے بڑا آتم گیان اور بل پراپت ہوتا ہے آپ فرماتے ہیں کہ یوگا بھیاس سے پربھو کا ساکشات درشن ہوتا رہتا ہے۔ بھرتا جی ایہ بالکل ستیہ ہے۔ ہمارا ابھی آنکھ مجھ ہی پرکار کا ہے۔ اور یہ بھی ستیہ اور اوشیا ہے کہ پربھو کا وہ تیہ اگمن نکٹ ہے۔ اور شیگھر ہونیوالا ہے۔ یہ بھی مانیہ لوگیہ بات ہے کہ اسکا باقی رہا سہا پرچار سچ مچ جلد ہی ہوگا۔ اونچ نیچ اور مورکھ لوگوں کے دوارا اسگل سماچار کا پرچار ایک دم کی دم میں ہو جائیگا۔ جن لوگوں کو ہم ودیا ہین، سائنس رہت، فلاسفی سے دور نیائے شاستر (لاجک) سے پرے۔ ابھیاس سے اندھے سمجھتے ہیں۔ انہیں کے دوارہ پربھو ایسے کام کر دکھائیں گے کہ جنہیں اوچکا چوند ہو جائے گی۔ ہم اسے پریہ زبھا نند بھارتی کی آتو صفائی، پربھو پریم۔ اور اس کشٹ کی بدھائی دیتے ہیں۔ اور دھنیہ باد دیتے ہیں جو وہ پربھو کے منگل سماچار کی سیوا اپنی جیبھا اور لیکھنی دونوں سے برابر کرتے رہتے ہیں۔ اور سنیاسی مشن کے ہائی پرسٹ مہاشے سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ کرپا کر کے ایک دو اور بھائی کو بھی لیکھ لکھنے کی آگیا دے دیں۔ تاکہ ہم ہندوستانی مسیحوں کا آتمک جیون سپھل ہو۔ اور وہ ہم کو ہمارا اپدیش کرستی جیون سپھل کرنے کی سہائتا دیں۔ ہم آپ کے اس کرپا کے بڑے ہی شکرگزار ہونگے۔

یقیناً اس نے ہماری مشقتیں اٹھا لیں۔ اور ہمارے غموں کا بوجھ اپنے اوپر چڑھایا۔

مسٹر جے۔ بی۔ ایل کی درخواست

بھائی صاحب عراق عرب کو زخمی سپاہیوں کی خدمت کے لئے جا رہے ہیں۔ آپ بمبئی سے ۹ جون کو لکھتے ہیں کہ میں زخمی سپاہیوں کی خدمت کے لئے مسوپوٹامیہ جا رہا ہوں۔ اس وقت بمبئی میں ہوں غالباً پرسوں صبح کو جہاز پر سوار ہو جاؤنگا۔ مسیحی بھائیوں اور دوستوں سے التماس ہے کہ مجھ خاکسار کے اور اُن تمام خادموں کے لئے دعا کریں کہ خدا ہم سبھوں کو اس خدمت میں توفیق اور طاقت بخشے تاکہ ہمارا کام خدا کے جلال کا باعث ہو۔ نیز اور مسیحی احباب بھی ہاتھ بٹانے کے لئے تیار اور آمادہ ہوں۔ انشاءاللہ مسوپوٹامیہ کی خدمت کی کیفیت وقتاً فوقتاً نذر ناظرین کرتا رہونگا۔ تاکہ انہیں دعا مانگنے کا موقعہ ملتا رہے۔

غزل الغزلات پر پادری واعظ صاحب کے خیالات

ہمارے ناظرین پادری واعظ صاحب کی صوفیانہ طبیعت اور مسیحی روحانی عشق میں رنگے ہوئے مزاج سے بخوبی واقف ہیں۔ ایسے ہی مزاج کے لوگ غزل الغزلات کو سمجھیں تو سمجھیں ورنہ جسمانی طبیعت کے لوگوں سے اُس کے مطالب بہت ہی بلند اور ارفع ہیں۔ ان کی وہاں تک رسائی ناممکن سی ہے۔ آپ نے اس عجیب دلکش اور حقیقی عشق کے خزانہ بیش بہا میں سے زر اندوزی کی کوشش فرمائی ہے۔ اور مشرقی مسیحیت کا نقشہ کھینچکر دکھلانے کا ارادہ کیا ہے۔ نمونہ کے طور پر سلیمان کی غزلیات کے عنوان سے کچھ لکھا ہے جو ہم کسی جگہ درج کرتے ہیں۔ امید ہے پسند خاطر ناظرین ہوگا۔

کنائرڈ کرسچن کالج فار وومن لاہور

مسٹر ڈبلیو جے کی صاحب پرنسپل کنن ہائی سکول رنگ محل لاہور سے تحریر فرماتے ہیں کہ پنجاب یونیورسٹی کے متعلق ایف اے کی جماعت برائے مستورات کھل گئی ہیں۔ اور بی اے کی جماعتیں جولائی میں کھلیں گی۔ جو متعلمات تھرڈ ایئر کی جماعت میں داخل ہونا چاہتی ہیں۔ وہ ۹ جولائی سے پہلے پہلے درخواستیں بھیجیں۔ پراسپکٹس اور داخلہ کے فارموں کے لئے رنگ بی اینڈ ایم مشن کمپاؤنڈ ایمپرس روڈ لاہور کے پتہ پر پرنسپل صاحب سے درخواست کریں۔

ہمیں اس انتظام سے بڑی خوشی ہوئی جو ہندوستانی مسیحی مستورات کی ایک بڑی ضرورت کو رفع کرنے کیلئے کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ مسیحی متعلمات اور اُن کے والدین بھی ضرور اس انتظام سے خوش اور شکرگزار ہوں گے۔ اور اس سے پورا فائدہ اٹھائیں گے۔

اخبار سی۔ ای پنجاب

پنجاب کرسچن انڈیور کا یہ رسالہ مسٹر بی سموئیل صاحب سابق ایڈیٹر صاحب کے ہاتھوں سے نکلکر اب نئے ایڈیٹر مسٹر ایم۔ این بوز صاحب پیڈ ریاست کپورتھلہ کے ہاتھوں آکر اپنے نئے اور پر رونق جوبن سے نکلنا شروع ہو گیا ہے۔ یہ رسالہ سہ ماہی ہے۔ اپریل۔ مئی اور جون کا۔ کرسچن انڈیور پنجاب کے متعلق تمام امور کا ذکر اس میں ہوا کریگا۔ پہلے صفحہ پر جو اصول درج ہیں اُن میں پنجاب اور ہندوستان میں سی۔ ای کی ترقی کے لئے ہمہ تن کوشش کرنا کے علاوہ جو

اس رسالہ کا اصل الاصول اور مدعا ہے۔ یہ "اصول" مسیحی روح میں مسیحیوں کے درمیان معاشرت و اتحاد کے تعلقات کو بڑھانا اور مضبوط کرنا۔ مسیحیوں کو اپنی مہربان گورنمنٹ کا مطیع اور فرمانبردار بنانا۔ خداوند مسیح کی بادشاہت پھیلانے میں کوشش کرنا۔ بچوں کو خداوند کی خدمت کے لئے تیار کرنا۔" ایسے امور ہیں۔ جو ہندوستانی مسیحی قومیت کے لئے لازمی ہیں۔ اگر واقعی ان اصول پر اعلیٰ پیمانہ سے کام چلایا گیا۔ تو اُمید ہے کہ نور اُمید یہ بچہ کسی روز اپنے شباب عالم کا لطف اُٹھائیگا۔ لیکن اگر کبر اور نیش زنی سے کام لیا گیا جیسا کہ اس پہلے ہی پرچہ میں قدرے بو اس قسم کی آئی ہے۔ چنانچہ آپ نے صفحہ ۱۳ پر پنجاب کے ایک دو اور بھی اُردو مسیحی اخبار کو اندھے کانے اور دائم المریض اخبارات کے اعلےٰ ناموں سے موسوم کیا ہے۔ اور یہ کسی غیر کی آواز نہیں ہے۔ بلکہ ایڈیٹر صاحب کی۔ اور دوسرے مسیحی اردو اخباروں کو ناحق بُرا بھلا کہہ کر ان کا دل دکھایا گیا تو ہمیں اس کی زندگی میں شک ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ ایڈیٹر صاحب اوروں کو تو ایسا کہتے ہیں اور اپنے آپ کو

ہمچو من دیگرے نیست

کے مصداق فرماتے ہیں۔ پیارے مسیحی یہ آپ کا مسیحی بچہ آپ کی کوشش کا محتاج ہے۔ اور ابھی کہا یہ اندھا ہے نہ کانا۔ ہنستا کھیلتا اس کی گود میں مسکرا کر زبان حال سے آپ کو یہ کہہ رہا ہے ..... ؟ ناظرین خود نتیجہ نکال سکتے ہیں۔ بایں ہمہ ہم اس رسالہ کی اشاعت سے خوش ہیں۔ ہر قسم کی امداد دینے کو ہر طرح سے تیار ہیں اور سفارش کرتے ہیں کہ ہر ایک مسیحی اس کا خریدار بنے سالانہ چندہ صرف موازی ۵ رہے جو کچھ بڑی بات

نہیں ہے۔ اور اس کی خدمت کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں ہے۔ ایک اور بات کی طرف ہم ایڈیٹر صاحب کو توجہ دلاتے ہیں کہ کتابت میں بہت سی غلطیاں ہیں اور املا بعض جگہ غلط بھی ہے۔ امید ہے زیادہ احتیاط سے آئندہ کام لیا جائیگا۔

پائیٹس سلیٹیس ججمنٹ یا پنطیوس پلاطُس کا فیصلہ } بزبان انگریزی مصنف مسٹر ڈی

کے بخاریا۔ مجیٹھہ ضلع امرتسر کی سی۔ ایم ایس کے پادری قاسم علیخاں بخاریا مرحوم کے فرزند ارجمند ہیں۔ جن سے سی ایم کے اور دیگر احباب غالباً واقف ہوں گے۔ آغاز کتاب میں مرحوم پادری صاحب کی مختصر سی سوانحعمری درج ہے۔ کتاب کا نام خود ہی مضمون کتاب کو ظاہر کرتا ہے۔ یعنی **خداوند یسوع مسیح** کے پکڑوائے جانے سے لے کر آمد ثانی تک کا ترتیب وار ذکر اور اُس پر پادری صاحب مرحوم کے بعض خیالات کا اظہار ہے۔ انگریزی نظم میں درج ہے۔ مسٹر موصوف نے یہ کتاب اس غرض سے تصنیف اور شائع کی ہے کہ جو روپیہ اس طرح وصول ہو اُس سے مجیٹھہ کی کلیسیا کے لئے جہاں آپ کے والد صاحب مرحوم نے مدت تک خدمت کی ہے۔ اور جہاں کی کلیسیا بہت غریب اور چھوٹی سی ہے ایک گرجا گھر تیار کیا جائے قیمت نامعلوم ہے۔ مگر جو صاحب قیمت سے زیادہ دینا چاہتے ہیں۔ وہ دے سکتے ہیں۔ ان کے بعض غیر مسیحی دوستوں نے ایک کاپی کے واسطے دو دو اور پانچ روپیہ دیئے ہیں۔ قیمت غالباً ۸ ر ہے۔ یا شاید زیادہ۔ مصنف سے ۳۳ پارک لین کلکتہ سے مل سکتی ہے۔

نرسینگ لیسنز بزبان ہندی } جو لڑکیاں یا مستورات نرسینگ سیکھنا چاہتی ہیں۔ مگر انگریزی یا

اُردو سے نابلد ہیں۔ ان کے فائدہ کے لئے کرسچن لٹریچر سوسائٹی یونائیٹڈ پراونسز برانچ الہ آباد نے ہندی میں ترجمہ کر کے ان پر بڑا احسان کیا ہے جس سے ہندی خواندہ نرسینگ سیکھنے والیوں کو بہت ہی فائدہ پہونچ سکتا ہے۔ بقیمت ۸ ر مذکورہ بالا پتہ پر مل سکتی ہے۔

خطبہ قدسی } جناب منشی سعید شاہ صاحب قدسی۔ لکھنو کی تصنیف ہے۔

۱۶ صفحہ کا چھوٹا سا رسالہ ہے۔ یہ ایک وعظ ہے۔ جس میں اسبات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ خدا کے احکام پر عمل کرنا ضروری ہے۔ پہلے قرآن کی آیات سے۔ اور پھر انجیل شریف سے ثابت کیا ہے۔ مصنف کے نام پر پتہ بالا پر دو پیسہ قیمت بھیجنے سے مل سکتا ہے۔

خداوند میں خوش رہو } ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ دنیا

میں کسی شہر میں ایک کلیسیا کا ایک پاسٹر رہتا تھا۔ اس کلیسیا کے لوگ بہت ہی خراب تھے۔ انہوں نے پاسٹر کو بہت ہی دق کیا۔ اس بیچارے پاسٹر نے ان لوگوں کو کئی دفعہ سمجھایا۔ مگر کسی نے نہ اُس کی مانی۔ آخر کار ایک دن اس کو اتنا غصہ اور رنج آیا کہ اُس نے دل میں ٹھان لیا کہ میں ضرور اس اتوار کو گرجے میں ان لوگوں کی خرابیاں ان پر ظاہر کرونگا چاہے یہ لوگ کتنے ہی ناراض کیوں نہ ہو دیں۔ سو یہ باہر



جنگل میں نکل گیا۔ وہاں اکیلے بیٹھ کر مرا ایک برائی نوٹ کرنی شروع کی پر ساتھ ہی دل میں بہت اداس تھا۔ اور اپنا مضمون ابھی تیار کر رہا تھا اتنے میں ان کے پاس ایک چھوٹی لڑکی آنکلی۔ پاسٹر صاحب سے کہنے لگی کہ معلوم دیتا ہے کہ آپ بہت ہی اداس ہیں۔ پاسٹر صاحب نے کہا کہ بے شک میں بڑا رنجیدہ ہوں۔ لڑکی نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ خدا کا کیا حکم ہے۔ اگر آپ شروع سے بائبل پڑھیں تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ کتنی مرتبہ پولس رسول نے کہا ہے کہ خوش رہو۔ خداوند میں خوش رہو پھر خداوند یسوع مسیح اپنی مبارک زبان سے فرماتے ہیں کہ مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے سبب ستائے گئے ہیں۔ کیونکہ آسمان کی بادشاہت انہیں کی ہے۔ جب میرے سبب لوگ تمہیں لعن طعن کرینگے۔ اور ستائیں اور ہر طرح کی بری باتیں تمہاری نسبت ناحق کہیں گے تو تم مبارک ہو گے خوشی کرنا اور نہایت شادماں ہونا کیونکہ آسمان پر تمہارا اجر بڑا ہے۔ اس چھوٹی سی لڑکی کی باتیں سنکر پاسٹر صاحب کی آنکھیں کھل گئیں۔ انہوں نے اسی وقت وہ اپنا مضمون پھاڑ دیا۔ دوسرے دن گرجے میں بالکل نرالا وعظ کہا۔ انہوں نے کہا کہ بھائیو میں ہر طرح سے برداشت کرونگا۔ اور ہر مصیبت میں خوش رہونگا خدا میری مدد کرے۔ جب لوگوں نے دیکھا۔ کہ پاسٹر صاحب بدل گئے ہیں تو سب نے ان کو پیار کرنا شروع کر دیا۔ آخر چند ہی دنوں بعد کلیسیا کا حال بھی بہت اچھا ہو گیا۔

چھوٹے بچو مت سوچو کہ ہم چھوٹے ہیں اور کچھ کام نہیں کر سکتے۔ دیکھو اس لڑکی نے کتنوں کی جانیں بچائیں۔ اس لڑکی کا نام پولی اینا تھا۔

پریم دیوی*

سلیمان کی غزلیات

خداوند یسوع کے نام سے

خیال بند ۵۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہم مشرقی مسیحیت پر توجہ کریں۔ اور مغربی مسیحیت سے الگ ہو کر مشرقی مسیحیت کی پیروی کریں۔ جسکا بیان سلیمان کی غزلیات میں ہے مسٹر سکلین اور مسٹر شاہ صاحب اور بہن پریم دیوی نے اس پر توجہ دلائی ہے۔ خدا کا شکر ہو کہ اب کلیسیا کی آنکھ کھلنے لگی ہے۔ میرا مدت سے ارادہ تھا کہ ان غزلیات پر کچھ لکھوں۔ مگر وقت مانع ہوا۔ لیکن اب وقت آگیا ہے۔ سو میں ناظرین نور افشاں کی خدمت میں ذرا سا بیان کرنا چاہتا ہوں کہ یہ کتاب کیا ہے۔

یہ ایک روحانی ڈرامہ ہے۔ مسیح اور کلیسیا کے حقیقی عشق کے بیان میں۔ اس کو میں نے نظر کیا ہے۔ اور ڈرامہ کی صورت میں ابواب کی قید توڑ کر لکھا ہے آج میں صرف دو آیات کا بیان کرتا ہوں۔ اگر مجھے معلوم ہوا کہ اس سے کلیسیا کو مشرقی مسیحیت میں راہ نمائی کرنے کے لئے مفید ہوگا تو [illegible] یا جیسا مناسب ہو ہر ہفتہ ایک ایک دو دو آیات کا بیان کیا کرونگا۔ خدا میری مدد کرے۔

(۱) سلیمان کی یہ غزلیات ہیں۔
رموز محبت کی آیات ہیں۔

سلیمان حضرت داؤد جیسے متقی خوش خلق صاحب الہام کا فرزند تھا۔ جو کہ خود بھی الہامی نبی عاشق مزاج تھا۔ اس نے جیسا کہ ۱ سلاطین ۴ باب ۳۲ میں مرقوم ہے۔ ایک ہزار پانچ نظمیں جو گیت اور غزلیات پر مشتمل تھیں۔ تصنیف فرمائیں۔ ان میں سے یہ غزلیات عشق حقیقی کے متعلق ہیں۔ اس میں سلیمان کا نام تشبیہی طور پر ہے۔ جیسا اکثر جگہ صحائف میں داؤد کو چرواہا بیان کیا گیا ہے جیسا کہ خداوند فرماتا ہے کہ میرا بندہ داؤد ان کی چوپانی کرے گا جس سے صاف مراد خداوند یسوع ہے ویسے ہی ان غزلیات میں مجازی عشق کے پیرایہ میں جو حقیقی عشق کا بیان ہے جس میں عاشق سلیمان سے مراد خداوند یسوع ہے۔ اور معشوق سلامیت سے کلیسیا مراد ہے۔ ان غزلیات میں ان کے عشق کو ایسے طور پر بیان کیا ہے کہ گویا ایک دوسرے پر مفتوں ہیں۔ ایک دوسرے پر عاشق۔ مسیح کلیسیا پر اور کلیسیا مسیح پر۔ یہ تو مجازی پیرایہ مگر ہے عشق حقیقی۔ یہ کوئی عجیب بات نہیں۔ مشرقی طریقہ یہی ہے۔ اور ٹیگور کی گیتانجلی۔ [illegible] شاہ کی کافیاں۔ دیوان حافظ وغیرہ ملاحظہ فرمایئے۔ کلام اللہ میں بھی بار بار ایسے استعارے اور تشبیہیں کام میں لائی گئی ہیں۔ خدا تعالیٰ بھی کی معرفت فرماتا ہے۔ اسکے آدمی مراد بھی دو جوروان تھیں۔ یعنی اسرائیل اور یہودہ۔ کلیسیا زوجہ۔ دلہن معشوقہ ہے۔ خداوند یسوع شوہر دولہا اور خاوند ہے۔ رسول پولس بھی اسی تعلق کا جو مسیح اور کلیسیا کے درمیان ہے۔ جورو اور خاوند کے سلسلہ میں بیان کرتا ہے۔ جیسا کہ افسیوں کے خط کے باب پانچ میں مرقوم ہے۔ کہ یہ بھید (جورو اور خاوند کا) بڑا ہے مگر میں مسیح اور کلیسیا کی بابت بولتا ہوں۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ مسیح اور کلیسیا کا تعلق خاوند جورو کا

---

* یہ نام انجیل ہی سے حاصل نام ہے۔ ایڈیٹر

دلہا دلہن ۔ عاشق و معشوق ہے ۔ چنانچہ اُن کی شادی کا بیان مُشاہدات میں ہے ۔ چونکہ خداوند یسوع جسم میں ظاہر ہوا ۔ اور کلیسیا بھی دنیا میں موجود ہے ۔ قرآن نے حقیقی عشق کی غایت کو سمجھنے کے واسطے مجازی استعارے استعمال کرنے جائز ہیں ۔ کیونکہ جس طرح ظاہری نقش و نگار ۔ حُسن و ملاحت ۔ ناز و ادا مجازی عشق کو بھڑکاتے ہیں ۔ ویسے ہی روحانی نقش و نگار حُسن و ملاحت ناز و نمک آلہی عشق کی آگ کو تیز کرتے ہیں ۔ سو درحقیقت ان غزلوں میں تمام اشارے روحانی حُسن و عشق کے ہیں ۔ عاشقان اللہ ان رمزوں کو بخوبی سمجھتے ہیں ۔ خدا کرے کہ ہمارے مشرقی مسیحیوں کی آنکھیں کھلیں ۔ اور وہ ان باتوں کو سمجھیں کہ ہمارا تعلق خداوند یسوع سے کیسا اور کیا ہے ۔ وہ محبوب اور محب ہیں ۔ وہ محب اور ہم محبوب ہیں ۔ ان غزلیات میں خداوند یسوع اور کلیسیا کے روحانی جسم کا پورا فوٹو اتار دیا گیا ہے ۔ اگر ہم خداوند یسوع کی زندگی کا مقابلہ ان غزلوں سے کریں تو ان میں تمام اشاروں کا مشار الیہ سوائے خداوند کے اور کوئی نظر نہیں آتا ۔ اس عشق کا بیان پیارے رسول یوحنا کی انجیل اور خطوط میں ۔ خاصکر رسول مقبول پولوس کے مکاتبات میں بہت ہی عمدہ طریق سے کیا گیا ہے ۔ چشم بینا اور طبیعت صوفیانہ درکار ہے ۔ مذہب کے بندے ان حقیقتوں سے واقف نہیں ہوسکتے

(۴) کلیسیا

مجھے بوسے دے اپنے منہ سے حبیب
بہ از دُختِ رز عشق ترا الحبیب ۔

مثل ہے کہ عشق اول در دل معشوق پیدا شود ۔ اس آیت سے یہ بات براستی معلوم ہوتی ہے ۔ کلیسیا جو مثل معشوق ہے ۔ وہ بھی خواہشمند ہے کہ عاشق اُسکے بوسے جو عشق کی علامتیں لیکن درحقیقت عشق حقیقی عاشق ہی کے دل میں اُٹھا ہے ۔ لکھا ہے کہ محبت اس میں نہیں کہ ہم نے اُسے محبت کی ۔ بلکہ محبت اس میں ہے کہ اُس نے پہلے ہم سے محبت کی ۔ اُس کی محبت یہاں تک غالب آئی کہ خود کلیسیا عاشق کی صورت میں اپنے محبوب المسیح کے بوسوں کی خواہاں ہے ۔ بوسہ محبت ہی کا نشان ہے ۔ بوسے سے بوسہ دینے والے کی محبت کا اظہار ہوتا ہے ۔ یہودا اسکریوطی کو خداوند نے فرمایا کہ اے یہودا کیا تو ابن آدم کو بوسے سے پکڑواتا ہے ۔ یعنی محبت کے پردہ میں دشمنی کرتا ہے ۔ بوسہ محبت کا ظاہری نشان ہے ۔ چونکہ کلیسیا جسمانی اور ظاہری ہے ۔ اور اس میں کمزوریاں بہت ہیں ۔ اس کی محبت کامل نہیں اس لئے وہ اپنے محبوب المسیح سے عرض کرتی ہے کہ تو ہی مجھے چوم ۔ تو ہی اپنی کامل محبت کا اظہار کر ۔ جیسا کہ لعزر کی بیماری کے وقت مریم مرتھا نے خداوند کو کہلا بھیجا کہ اے خداوند جسے تو پیار کرتا ہے وہ بیمار ہے ۔ یعنے ہماری محبت کچھ نہیں ۔ تیری محبت کامل ہے ۔ تیرا عشق مے سے بڑھکر خوشی دینے والا ہے ۔ یعنے تیری آلہی محبت کا سرور جو ہے ۔ وہ مے سے بہت بڑھکر ہے ۔ بلکہ تیری محبت کے سرور کو مے سے کیا نسبت ۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۔

عشق آلہی کا سرور ایسا ہے کہ مذہب میں اُس کا شبہ بھی نہیں ۔ مذہب کانائے گلیل کے مشکوں کا پانی ہے ۔ جو صرف طہارت کے کام آتا ہے ۔ مگر آلہی عشق مشکوں کی مے ہے ۔ جس کو خداوند یسوع نے تبدیل کیا ۔ بغیر عشق کے بغیر یسوع کے ہمارا مذہب ہمارے واسطے کیا ہیں ؟

ایسی بیکلی اور اے پیر مغاں مجھ مست کو
مے پلاتی ۔ پلایا تو نے ہے پانی مجھے

اس الٰہی عشق کا سرور عشائے ربانی میں حاصل ہوتا ہے جہاں محبوب کا دیدار ہوتا ہے ۔ اسی جگہ عاشق و معشوق میں بوسہ بازی ہوتی ہے ۔ ۶

مجھے بوسہ دے اپنے منہ سے حبیب

کیونکہ تیرے بوسہ میں زندگی ہے ۔ تجھ سے زندگی نکلتی ہے ۔ تیرے چھونے میں زندگی ہے تیرے منہ سے زندگی کا کلام نکلتا ہے ۔ جس وقت مردہ لعزر کا نام تیرے منہ سے نکلتا ہے تو وہ قبر پھاڑ کر باہر نکل آتا ہے ۔ تو اگر مجھ سے مردہ دل کو بوسے میرا نام لے کے مجھے بلا دے تو زندہ ہو جاؤں

جاناں بس مبالید
این مردہ تنم باد مسیحا یہ
گر بوسہ زند بریں لب نم
چوں زندہ شوم عجب مدارید

جب عشاء کے پیالہ کا دور چلتا ہے ۔ معشوقہ اُس کی محبت کے نشہ میں دیدار حاصل کر کے مست ہوتی ہے ۔ حقیقی طور پر اُس میں شامل ہونے والا ابدی سرور حاصل کرتا ہے ۔

ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم
اے بے خبر ز لذتِ شربِ مدام ما

غزل ۴ : ۱۰ میں یہی مضمون وہاں ہے ۔ وہاں لفظ لذیذ ہے یعنے مزیدار ۔ اگر تم نے مزہ حاصل کیا ہو کہ خداوند مہربان ہے ۔ شراب عموماً لوگ سرور یا غم غلط کرنے کو پیتے ہیں ۔ جیسا کہ مذکور ہے کہ شراب اُس کو دو جو دکھی ہو ۔ لہٰذا دنیا کے دکھوں اور خلائق کی مصیبتوں سے رہائی پانے کے واسطے ضروری ہے ۔ کہ اس حقیقی محبت کا نشہ پیا جائے تب دنیا کے غم غلط ہوتے ہیں ۔ لوگ اپنا غم اور مصائب



دور کرنے کو ظاہری عبادتیں اور ریت و رسم کافی سمجھتے ہیں۔ لیکن درست یہ ہے کہ مسیح کی محبت کے نشہ سے مست ہو دیں۔ ہماری روحانی زندگی یا مستی اُس کی آلہی محبت اور حقیقی عشق کا اظہار ہوگی۔ اس بشر کی طاقت اور قوت ایسی زبردست ہوگی۔ جو عام عبادتوں۔ نمازوں اور مذہبی دینداری سے بڑھ کر ہوگی۔

بیا تا گلہ و چہرہ ارغوانی کنیم
مرو بجو معرکہ آنجا سیاہ کاران تنہ (دو حافظ)

پربھو کا دوتیہ آگمن

اس سنسار میں جتنے منش انیشوروادی ہیں اور اپنی دھرم پستکوں کے انوسار رشی منی اوتار مہاتماؤں کے کتھن پر چلتے ہیں اُن سب میں ایک ہمارے ہی تران کرتا ہیں جن کے متعلق یہ وشیش بات پائی جاتی ہے جو سماپتی استھل سے جاگرت ہوا۔ اور ایک سمے تک اپنے ششوں۔ بھگتوں۔ سیوکوں اور شتروں۔ (دشمنوں) کے سنگھ پرگٹ ہوا۔ اور انت میں کل سرشٹی کے دیکھتے دیکھتے اس نشور سے سرگی بان میں براجمان ہو کے بیکنٹھ یاترا کرنا اور بوتر دوتوں دوارہ یہ آکاش بانی ہوتا کہ "یہ وہی پربھو جو سرگ کی اور پرستھان کر رہے ہیں۔ پھر دوتیہ آگمن کریں گے"۔ یہ سب باتیں انجیل ناصری ماتی ہی مانتے ہیں پرنتو اس جگت کے بڑے بڑے ودوان ناستک (دہریہ) لوگ ساکشی دیتے ہیں۔ اور اتہاسک پرمانوں سے یہ باتیں سدھ ہو چکی ہیں یہی ہمارے ہی مشنریز اور کرسچین۔ پستکیں ہی مانتے تو سمجھو تھا کہ پبلک کو دھوکا دے سکتے۔ پرنتو یورپ۔ ایشیا اور امریکہ کے کرسچیانٹی کے بڑے بڑے کٹر شترؤں نے اپنی اپنی پستکوں میں ساکشی دی ہیں۔ کرسچن دھرم کے شترؤں ارتھات ناستکوں کی پستکیں بھارت ورش کی بھاشا میں بہت کم پائی جاتی ہیں۔ پرنتو یورپ اور امریکہ کی بھاشاؤں میں اگنت (بیشمار) مل سکتی ہیں۔

اب پربھو مسیح کا کولمبی چوڑی کرنا ادچت نہیں اپنے لیکھ کے سرنامہ کی اور پٹکھی کو پھیرتے ہیں۔ (ارتھات) "پربھو کا دوتیہ آگمن" ہمارے موکش داتا کے انوبائی (مقلدین) مسٹ سنرسر نے پربھو کے دوتیہ آگمن پر انگریزی۔ فرینچ۔ جرمین پورچگالی۔ اتیادی بھاشاؤں میں موٹی بائبل سے اور اتیہ اتہ ودیا کے پرانوں سے پربھو کے آگمن پر بڑے بڑے گرنتھ شیگوئے ہیں۔ ہمارے دیش کی بھاشا میں بھی بہت سمے کے پروفیسر واد دھیاپکوں نے کچھ گرنتھ ادھیاتہ کئے ہیں پرنتو یہاں پر ایک گرنتھ کے دیکھنے میں کہنا ادتک معلوم ہوتا ہے (ارتھات) "مسیح کی دوسری آمد" یہ پستک رومن اُردو میں سورگیہ سرگباشی مہاپرش پادری جے۔ ایف اولمین صاحب فارن مشنری امریکن پریسبٹیرین مشن کی شکتی اور لکھنی دوارہ رچی گئی ہے۔ جن مہاشے لوگوں نے اسے آدی سے انت تک پڑھا کر کے پاٹھ کیا ہے۔ انہوں نے ساکشات "پربھو" کا درشن کیا ہے۔ ہمارے سرگی ہوگئی نے دھرم پستک کے پرانوں سے گورو دیو کے دوتیہ آگمن کو بھلی بھانت سدھ کر دکھایا ہے۔ بھرتا جی وہ ودانوں کے پرمان یا باتوں کی اور بہت کم دھیان دیتے تھے۔ کیوں دھرم شاستر کے پرانوں کے ادھار اور اپنی پرارتھنا کے بھروسہ پر اپنے منتری جیون کو بڑی سپھلتا کے ساتھ بیتت کیا۔ آپ نے پربھو کے وشے میں ادتم ادتم کیرتن سنگ کئے ہیں۔ بعض اوقات گرجا گھر میں سرمن دیتے تھے۔ کبھی دھرم گرنتھ کے باہر نہ جاتے تھے۔ گورو نارائن سمرسا کشات دکھا دیتے تھے بھارت ورش کی اور س بھاشا میں بولتے تھے۔ جو کہ سرسیا دارن سمجھ سکتے تھے۔

آپ بازاری اپدیش بہت کم دیتے تھے۔ لوگوں کے بیچ بیٹھ کے اُن کے ساتھ شیر شکر ہو جاتے تھے۔ بس سمے آپ شہر اٹاوہ (ضلع متحدہ آگرہ و اودھ) میں تھے۔ اس سمے ہم نے آپ کے وشے میں جنرل پبلک سے یہ سنا کہ آپ پادری کیا ہیں سائنٹ یا رن بھگوان کا روپ ہیں دہمارے سرگی ہمرانا جی اپنے قد تھے۔ جب کبھی پیدل چلتے تھے بڑے سندر دکھائی دیتے تھے۔ ہمیں ٹھیک سمرن پڑتا ہے کہ ہو مشنری سکول اٹاوہ کے ہیڈ پنڈت نے ہم سے سپنٹ شبدوں میں کہا کہ سوامی جی آپ سب لوگ سنسکرت ودیا کے کیڑے ہیں۔ پرنتو پادری اولمین صاحب ہمارے نگر کے مشنری ہیں۔ اور سنسکرت ایسی ویسی ہی جانتے ہیں۔ پرسادھارن بھاشا اور بولی ایسی پر بیہ (رنتیریں) ہے کہ میں کرسچین دھرم کو من گھڑت جانتا تھا پر جس سمے سے پادری اولمین صاحب سے ست سنگت ہوا میں کرسچین دھرم کو ستیہ ماننے لگا۔ انیشور جانے پادری لوگ اوشدھ جادو ٹونا جانتے ہیں۔ ستیہ تو یہ ہے کہ آپ لوگوں کے

بیٹ میں گھس جاتے تھے۔ ایک سمے جب ہم کشمیر سے لوٹ رہے تھے اس سمے ہم سے آپ سے بازار میں بھینٹ ہوئی۔ آپ ہمارا ہاتھ پکڑ کے اپنے بنگلہ پر لے گئے۔ ہماری مہمانی میں آپ نے کوئی بات اٹھا نہ رکھی۔ ایک سمے آپ ہنستے ہنستے بولے کہ بھیا بھارتی جی آپ سنیاسی مشن کے کارجن ہیں۔ کہیں رومن کیتھولک لوگوں کی باتیں اور سکشا اپنی مشن میں تو نہیں پرچار کرتے۔ یہاں یہ سمرن رہے کہ مسٹر ایس سیوگی جی نے رومن کیتھولک لوگوں کی اچھی گت بنائی تھی۔ آپ بدعت سے بڑے بھاری ششر تھے۔ صاحب تو سچی ہی باتیں نہیں کرتے تھے۔ آپ کے یہاں کھیل فرخ آبادی رہتا تھا۔ ایک رات ہی ہم نے اپنے پر یہ منتر کو گھیر لیا۔ اور کہا کہ بھائی میرے آج آپ سے کچھ پربھو کے دوتیہ آگمن کے وشے میں سننا چاہتے ہیں۔ اس سمے چند اکھیل تھا۔ مسٹر باسی بھیا صاحب نے پربھو کے دوتیہ آگمن کو ساکشات دکھا دیا۔ اسی دن ہم کو یہ پرگٹ ہو گیا کہ سچ مچ اولیمین صاحب پریم یوگی ہیں۔ انت میں ہم دونوں جب پرارتھنا سماپت کر کے اٹھے تو ٹھیک منگلا آرتی (صبح صادق) کا سمے ہو گیا تھا۔ یوں تو ہم لوگ پربھو کا درشن روگا جیسا میں ہیں برت دن کرتے ہیں۔ پرنتو اس رات ہی ایک فارن منسٹری کی پرارتھنا دوارہ ساکشات دینا ناتھ منگل مے کا درشن کیا۔ ہم اپنے

نوٹ۔ اس سمے پادری صاحب شہر راولپنڈی ہی میں براجمان تھے۔

انڈین کرسچین سے ہاتھ جوڑ کر کہتے ہیں۔ کہ آپ سب جو اردو پڑھ سکتے ہیں **مسیح کی دوسری آمد۔** پنجاب ریلیجس بائبل سوسائٹی! نارتھ انڈیا بائبل سوسائٹی سے منگا کے اوشیہ پرارتھنا کے ساتھ پڑھیں گے۔ اور پربھو کے دوتیہ آگمن کا آنند لوٹیں گے

سمراٹوں میں جنگ (سلاطین میں جنگ)

(جدل) ہمارے دھرم شاستر کے انوسار پربھو کا آگمن نکٹ آن پہنچا ہے۔ یہ چنہ (نشانات) گرو دسوامی کے آگمن کے ہیں۔ بائبل کی ایک ایک بات پوری ہو رہی ہے۔ دھرم شاستر کے آپ کو یہاں دکھانا کچھ آوشیک نہیں۔ کارن آپ سب پرتی دن گرجوں میں سنا کرتے ہیں اور کرسچین سماچار پتروں (اخبارات) میں پاٹھ کرتے ہیں۔ یہاں دوہرانا اور آپ کے بہومولیہ سمے کو نشٹ کرنا اوچت نہیں۔

پرجا میں پرسپر برودھ۔ آئے دن دیکھ رہے ہیں کہ ذات ذات کے اوپر آکرمن کر رہی ہے۔ سنتان اپنے ماتا پتا کے برودھ میں اوٹھ رہی ہے۔ استری اپنے سوامی (خاوند) کو نیائے (عدالت) میں دھرا رہی ہے۔ آیا دو ان چنہوں سے ہمارے گرو دسوامی کے واکیہ کی پوری پوری آگیا دیکھی جا رہی ہے اس سے یہی سدھ ہوتا ہے کہ بہت شیگھر گرودیو کا دوتیہ آگمن ہوگا۔

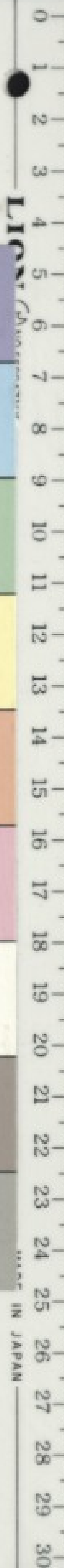
سمست جگت میں منگل سماچار کا پرچار۔ پربھو ہمارا ترپربھو کے بچن انوسار پراپی (اگنی سہاگ) کل سنسار میں منگل سماچار ہو رہا ہے۔ کچھ تھوڑے ہی ایسے ٹاپو و دیش ہیں جہاں بائبل نہیں پرچار ہوئی۔ ان استھانوں میں پرچار ہونے میں کچھ دیر نہ ہوگی۔ آج آن کی آن میں **منگل سماچار** پھیل جائیگا جب بھومنڈلوں ورلڈ اور ویک سے دیکھئے۔ کہ ۱۹۱۶ (انیس سو سترہ برس) میں کہاں تک پھیل گئی۔ اسی بھانت حساب لگائیے کہ اب سنپورن جگت کو کتنا سمے لگیگا! بہت کم۔ کیا ہمارے روپیہ پیسہ اور بل بدھ سے دھرم کا پرچار ہو رہا ہے نہیں نہیں گرو دیو کا ہی پوتر آتما کر رہے ہیں۔ جنہوں نے پربھو پینتیکوشت کے دن مہرشی پترس (حواری پطرس) دوارہ سہسروں (ہزاروں) کو ایک گھنٹہ کے اپدیش میں پربھو کے چرنوں میں لا کے نمسکار کیا تھا۔

کیا کلیسیا میں سینٹ پیٹر نہیں۔؟

مغربی و مشرقی کرسچین بدھ تھوڑی دیر کے لیے گرو دنارائن کے سنگھاسن کے سنمکھ ساشٹانگ ڈنڈوت کر کے پرارتھنا کیجئے۔ اور جب تک اوتر نہ لے پھوٹ پھوٹ کر رودن کرتے رہئے۔ تو انت میں آپ پر پرگٹ ہو جائیگا کہ کلیسیا کے بھیتر گرو دسوامی نے سہسروں (ہزاروں) **سینٹ پیٹر** چن رکھے ہیں اور وہ لوگ شیگھر پرگٹ ہو کے جگت کو چکت کرینگے۔ جے! جے!! جے!!!

دیکھئے مہرشی الیاہ سے ایشور نے کیا کہا؟ تب مہرشی پر پرگٹ ہو گیا۔ کہ آپ کی بیلا کی تنہا نہیں۔ اسی بھانت ورتمان سمے میں لوگ کلیسیا کے دیک نیوٹیں کو دیکھ کے نراس ہو جاتے ہیں۔ ایسا نہ کیجئے وہ ہو اس کے شیگھر ہمیں لوگ اس سنسار کو چکت کرینگے۔ ایک آن کی آن میں کیا آپ کو گیات نہیں۔ کہ **پھوٹوں** کے دوارہ کام لیا گیا۔ ایسے





ہی منگل سمے ہوگئے دکھائی دیتے) انسٹرومنٹ سے کام لیں گے۔ بھارتی جیسے گرو بھگا کے آہنکار کو شٹ کر کے پیچ اور مورکھ لوگوں کے دوارہ منگل سماچار کا پرچار۔ ایک دم کی دم میں ہو جائیگا۔ جن لوگوں کو ہم دیکھتے ہیں سائنس رہت۔ فلاسفی سے دور۔ دنیا کے سائنسٹر (لاچار) سے پرے۔ اخلاص سے اندھے۔ سمجھتے ہیں۔ انہیں کے دوارہ پربھو ایسے کام کر دکھائیں گے۔ کہ جہوں اور چکاچوند ہو جائیگی۔ ہاں وہ سمے نکٹ آن پہنچا ہے۔ اب کچھ بہت دور نہیں۔ جے! جے! جے!!!

ایک بھید کی بات "سنیاسی مشن کے لٹریچر سے اور ایک سادھارن کیٹی کسٹ تک دن رین پربھو کے دوتیہ آگمن کے وشے میں پرارتھنا میں لگے رہتے ہیں۔ اور ہماری کلیسیا کے گرہست ممبران بھی ایسا ہی کرتے رہتے ہیں۔ سب کو اتر یہی ملتا ہے کہ پربھو کے آنے کا دن نکٹ آن پہنچا ہے۔

ہمارے یہاں کے پرسٹ اور پادری پرسٹ مہاشے گن پرت دن دنیا ناش کا درشن ہوگا۔ ابھیاس میں کرتے ہیں۔ اور گورو سوامی سب کو یہی اتر دیتے ہیں کہ ہمارا آگمن نکٹ ہے۔ اس گھڑی کا ٹھیک پتہ تو پربھو کے کتنے اوسار سُرگی دوت گن تک نہیں جانتے کیول سُرگی پتا۔

بھارتی کا انوبھو۔ آپ کے مورکھ بھارتی منتر سنیاسی مشن کا انوبھو (تجربہ) ڈبل ہولینس سر دیسیز اور پکٹس میں برابر یہی ہو رہا ہے۔ کہ مغربی مشنس کو کل جگت میں بڑی بھاری سپھلتا (کامیابی) ہو رہی ہے۔ ایک ہنسی کی بات۔ ایک گورووار (جمعرات) کی سروس میں مورکھ بھارتی نے اپنا انوبھو سناتے سمے مغربی مشنس کی کامیابی پرکاشت کی۔ اس سمے ہمارے سرکل لشپ مہاشے نے ہنس کے کہا کہ مشن نے آپ کو نور افشاں میں آرٹیکل بھیجنے کی آگیا دے کے ایسا کام کیا مشن کو پچھتانا پڑیگا۔ بھارتی کہیں مغربی مشنس میں نہ جا ملے۔ اس پر ایک پرسٹ بول اٹھے کہ "کیول بھارتی ہی پر کیا ہم سب کے سب بہت ستیگرہ (ایک) ہو جائیں گے"۔ اس پر ہمارے لشپ مہاشے اور کل کانگریگیشن نے بڑے اوچارن کے ساتھ تتھا استو (آمین) کہا اور انت میں بعض انوسار پربھو کے آشیرباد کے ساتھ سروس سماپت ہوئی

یہ گھٹنائیں۔ پرگٹ کر رہی ہیں کہ ہمارے **گورو سوامی کا دوتیہ آگمن** نکٹ آن پہنچا ہے۔ ہے ناتھ شیگرہ پدھاریں کیجئے۔ اور ہمارے بھارت ورش کا کلیان کیجئے تتھا استو (آمین)

آپ کا منسٹر پربھو میں سوامی نربھیانند
بھارتی۔ اچھا پورم

لطیفہ

بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی
جواب تلخ مے زیبد (ایڈیٹر نور افشاں)

دو عورتیں آپس میں لڑ رہی تھیں بُرا بھلا کر رہی تھیں۔ کہیں بدقسمتی سے محلہ کے مولوی صاحب پاس سے گزرے تو ایک عورت دوسری سے کہتی ہے کہ میں میاں جی سے کہتی ہوں کہ تو کیسی بری گالیاں دیتی ہے۔ تو وہ کہنے لگی میں میاں کے سر پر سو جوتی مارتی ہوں میاں تیرا خصم لگتا ہے۔ مولوی صاحب سنکر چلتے بنے لوگ ہنس رہیں مریں آپ۔ اور جوتیاں میاں کے سر کہیں خالی رہیں گی۔ ہمارا کاشمار ریلوے پر نور افشاں میں ریمارک دیکر بیٹھا ہے جس میں اس نے مبالغہ اور غلو سے کام لیا ہے۔ یہ نامہ نگاروں کی عادت ہی ہے۔ اس میں میاں واعظ کو گالیاں دلانے کیواسطے سحر بیاں لکھدیا ہے اس پہ ایڈیٹر صاحب رہے ہیں۔ نوٹ دیتے ہیں کہ اور سب کو رہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہم ہیں سحر بیاں میاں واعظ کو۔ لاریب درست فرمایا۔ اچھا کیا جو خاص کی غلطی کو درست کر دیا۔ امید ہے کہ آئندہ خلیفہ صاحب میاں واعظ کی کھوپڑی کی خیر منایا کرینگے۔ جو تعریف کرتی ہو۔ ایڈیٹر صاحب کیا کریں۔ خواہ مخواہ مجھے گالیاں دلانے سے آپکو کیا مزا آتا ہے۔ ایڈیٹر صاحب بجا فرماتے ہیں۔ ساقھو میاں واعظ

امریکہ کے میسرز مورگن اینڈ کو نے معاہدہ آزادی میں ۵ کروڑ ڈالر چندہ دیا ہے۔

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۴ء

عمدہ تعلیم - انتظام و دیکھ بھال عمدہ

مذہبی کا انتظام - یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے - مشن بورڈ کے تعلیمی سکیم کو عملی اور کامل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۷ء سے ہند لوجاپانی کی تین چار تیس ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیرنگرانی کر رہی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی طور پر ہو گیا ہے - شرح خرچ خوراک و فیس مذاکرہ ۔ ماہوار اگر ایک خاندان سے ۳ ہوں ۔ ۳ ہوں ۔ و صابن اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا - کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے - علاوہ ازیں جن رنگساز و نو گول بورڈ کیرم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت ۔ سے ۔ کرنو گول بورڈ ۔ تک مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ سے جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پرفضا بلند اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے - اس کے متعلق وسیع اور عمدہ بورڈنگ ہوس - خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں - مزید برین سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں - سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے - لہذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے جلد درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر پرنسپل بیرنگ ہائی سکول

بٹالہ ضلع گورداسپور

باغ دل

ایڈیٹر مسٹر محمد اسمٰعیل صاحب

چندہ سالانہ ۸ / اگر دو یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو عہ سوا فی کاپی ہوگا - المشتہر ای ایم ویری ڈی ڈی منیجر لودیانہ پنجاب

کرسچن بک سٹور لودیانہ

یہاں ہر قسم کی دینی علم ادب کی کتابیں فروخت ہوتی ہیں جو اردو اور پنجابی زبانوں میں امریکن ٹرکٹ سوسائٹی پنجاب رلیجس بک سوسائٹی اور برٹش اینڈ فارن سوسائٹی کیطرف سے شائع ہوتی ہیں فہرست کتب کیلئے درخواست بھیجو منیجر پادری ای ایم ویری صاحب لودھیانہ

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ماہوار کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے - اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۱۲ / سے لیکر عہ تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی گنج چھاؤنی سے طلب کر سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک	عہ
ہندوستان و پنجاب سے ۔ ۔ ۔	ے
غیر ممالک سے ۔ ۔ ۔	ے ۱۲ /

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاوے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۸ /	ے	عہ
چوتھائی کالم	ے	عہ	عـہ
نصف کالم	عہ	عـہ	صـہ
پورا کالم	عـہ	صـہ	ـہ
پورا صفحہ	ـہ	عـہ	۱ ـہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۱ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائے گا۔

نوٹ - نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

ضرورت

جناب حاذق الملک خانصاحب حکیم اجمل خاں کے طبیہ زنانہ ہاسپٹل دہلی میں ایک زنانہ کمپونڈر پاس شدہ کی جلد ضرورت ہے - اگر نرس کا کام بھی جانتی ہو تو بہت بہتر ہے - تنخواہ عـہ سے عـہ ماہوار - مکان - ہاسپٹل متعلق شفاخانہ ہوگا درخواست بنام انچارج لیڈی ڈاکٹر صاحبہ زنانہ طبیہ ہاسپٹل دھلی آنی چاہئیں۔

ضرورت

ایک ہندوستانی مسیحی اسسٹنٹ سرجن کی علی الفور ضرورت ہے معہ نقول اسناد کے ڈاکٹر ایس کا سٹر صاحب سی ایم ایس کوئٹہ سے درخواست کریں

تیل واسطے زخم

یہ تیل ہر قسم کے زخم پھوڑا پھنسی داد چنبل کھجلی کیلئے انسان ہو یا حیوان یکساں فائدہ کرتا ہے مجرب ہے قیمت شیشی ایک اونس ۸ / دو اونس شیشی ۸ /

سرمہ واسطے درد آنکھ

ایک ہی دن میں فائدہ کرنے والا قیمت ہے قیمت ایک تولہ عہ المشتہر ڈاکٹر ای نیوٹن او میڈیکل ڈاکٹر انکھو نوہار سرگودھا سی پی

ضرورت

ایک انگلو ورنیکولر مدرسہ کے لئے ایک مسیحی ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے تنخواہ مبلغ کیصد روپیہ یا اس سے زیادہ حسب لیاقت دیجائیگی - تمام درخواستیں معہ نقول اسناد اور جواب نہ دیجائیگی ذیل کے پتہ پر آئیں - پادری ڈی بی ولکن مشن ہاؤس الور - راجپوتانہ۔

پادری ای۔ ایم ویری سی ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام ورایلی برادرز چھپا